میری جان اختر رضا خاں ازہری

کیا یا رسول اللہ کہنا شرک ہے؟

دیوبند نامی جدید فتنہ کا رد

از سعد حنفی



تحریک اصلاح عقائد

رسالہ دوم

کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ناجائز و شرک ہے؟

میرے عزیز دوستوں السلام علیکم

امت مسلمہ میں ایک جدید فتنہ پیدا ہوا جسے دیوبندی کہا جاتا ہے۔

اس کے عقائد شروع سے ہی وہابیوں سے تھے لیکن کیا کریں سنیوں کے بیچ میں رہ کر اپنے اس ناپاک فتنے کو قائم رکھنا تھا اس لئے ان لوگوں نے خود حنفی سنی کہنا شروع کر دیا کیوں یہ لوگ جانتے تھے کہ جو عقائد اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی اور خلیل سہارنپوری کے ہیں ان عقائد کی بناء پر عوام اہل سنت سے ان کو سوائے جوتوں کی مار کے کچھ نہیں ملنے والا اس لئے عوام اہل سنت کو فریب دینے کیلئے ان لوگوں نے خود سنی حنفی کہنا شروع کر دیا جس کی بناء پر عوام اہل سنت ایک بڑے فریب کا شکار ہوگئی اور مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اندھی تقلید کی بناء پر انکی پیروی میں لگ گیا۔

بہرکیف اس معاملہ میں مزید گفتگو ہمارا رسالہ ''نجد کی پیٹ سے دیوبندیت کا جنم'' میں ملاحظہ فرمائیے۔

اندھی تقلید میں مست دیوبندی عوام اور اسکے جاہل طلبہ وفارغین دیوبند کے ایک ٹیلیگرام گروپ میں کسی بھائی نے سوال کر دیا کہ ''یارسول اللہ کہنا کیسا؟'' اس کے جواب میں ایک دیوبندی نے کہا شرک ہے پھر ایک نے سوچا کہ یہ تو بالکل سیدھا جواب ہوگیا تو اس نے کہا کہ ہر جگہ شرک نہیں مطلب مطلقاً شرک نہیں اگر حضور علیہ السلام کے روضے اطہر کے پاس کہا جائے تو جائز ہے کیوں کہ آپ وہاں موجود ہیں اور اس سے دور ہو کر اگر یہ عقیدہ رکھ کر کہا جائے کہ حضور علیہ السلام ہماری آواز سنتے ہیں اور حاضر ہیں تو شرک ہے کیونکہ حضور صرف اپنی قبر میں ہی حاضر ہیں اور اسکے علاوہ کسی جگہ حاضر نہیں۔ اور اگر مدد کیلئے پکارا جائے تب بھی شرک ہے، اشعار میں محبت بھرے انداز میں شعراء کا کلام الگ بات ہے لیکن اگر استمداد کیلئے پکارا جائے تب بھی شرک ہے۔

اب دیکھتے ہیں دیوبندی عوام مدارس دیوبند میں ظاہراً عالم کی سند لیکر بھی جاہل کیوں ہیں؟

سب سے پہلے ہم یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ دیوبندی عوام اور انکے علماء اپنی اندھی تقلید کی بناء پر جاہل وگمراہ ہیں۔ کیوں کہ انکی تحقیق صرف اتنی ہی ہے جتنی انکے اکابرین کی کتب اسکے آگے یہ پڑھنا ہی نہیں چاہتے۔ جب کسی سنی عالم دین سے فتویٰ لیا جاتا ہے تو سنی عالم اکابرین اہل سنت فقہ حنفی کے دیگر کتب واحادیث کے حوالہ سے فتویٰ دیتا ہے اور جب کسی دیوبندی سے فتویٰ لیا جاتا اور خاص کر وہ فتویٰ جس میں انکے عقائد کی پول کھلنے والی ہو تو انکے حوالے صرف اکابرین دیوبند کے آگے نہیں جاتے کہیں فتاویٰ رحیمیہ، کا حوالہ کہیں محمودیہ کا حوالہ تو کہیں رشیدیہ کا حوالہ۔ پتا چلا انکے عقائد کی حد صرف ان جاہل مولویوں کی اندھی تقلید تک ہی محدود ہے۔

بہرکیف اب ہم اپنے سوال کی جانب آتے ہیں ''کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک ہے''۔

ہم نے اوپر دیوبند کی جہالت کا نمونہ دیکھا اب آیئے ان دیوبندی عالموں سے سوال کئے جائیں

(۱) اگر صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر ہی لفظ یا کا استعمال جائز ہے اور دیگر مقام سے شرک ہے تو اسکی کوئی حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، یا کسی بھی معتبر اکابرین اہل سنت سے یا انکی معتبر کتب سے یہ اصول ثابت کریں؟

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وصال مدد کیلیئے لفظ ''یا'' کا ستعمال شرک ہے۔ دیوبندی اپنے اس اصول کو کسی بھی فقہ کے امام سے یا اکابرین اہل سنت کی معتبر کتب سے ثابت کریں؟

(۳) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار میں محبت بھرے انداز میں لفظ یا سے پکارنا شرک نہیں تو یہ کس اصول سے ثابت ہے جو بھی اصول ہے اسے کسی بھی فقہ کے امام (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) کی کتب سے ثابت کریں؟

دیوبندیوں کے عقائد اور انکے نظریات سب بدعت اور امت میں ایک بڑا فتنہ ہے؟

دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے پکارنا شرک ہے حضور علیہ السلام صرف قبر

میں موجود ہیں اور کسی بھی جگہ حاضر نہیں ہو سکتے وہ ہماری آواز ہر جگہ سے سن نہیں سکتے۔ یہ سب عقائد وہابیوں کے ہیں۔ اہل سنت واحناف کا اسطرح کا کوئی نظریہ نہیں۔

حاجی امداداللہ مکی مہاجر رحمۃ اللہ علیہ: چونکہ اس فتنہ جدید وبدعتی جماعت کو دین اسلام میں اپنے جدید فتنوں کو جنم دینا تھا اس لئے اس جماعت کے منافق مولویوں نے اس دور میں حاجی امداداللہ علیہ الرحمہ کا سہارا لیا اور انکے اکابرین چونکہ حاجی صاحب کی مریدی کا پٹہ باندھنے کا دعویٰ کرتے تھے اس لئے انکے لئے وہ رحمۃ اللعالمین کا درجہ رکھتے تھے۔ لیکن کیا سچ میں دیوبندیوں کا نظریہ حاجی صاحب کے نظریہ کے مطابق تھا؟ تو چلیئے دیکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ "یا" سے پکارنا حاجی صاحب کیلیئے کیسا تھا کیا آپکے نزدیک بھی شرک تھا؟

حاجی امداداللہ مکی مہاجر اپنی کتاب کلیات امدادیہ میں ایک مناجات تحریر کرتے ہیں جس کے ابتدائی


نالہ امداد غریب ۹۱ کلیات امدادیہ

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل | اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے | تم سے اے نور خدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجے مجھے | یا شہ ہر دوسرا فریاد ہے
آپکی فرقت نے مارا یا نبیؐ | دل ہوا غم سے دو پارا یا نبیؐ

کلیات امدادیہ ۹۰ نالہ امداد غریب

مناجات

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے | آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے

اشعار یہ ہیں۔

مناجات

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد ﷺ مصطفٰے فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبی ﷺ حال ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل

اے مرے مشکل کشا فریاد ہے

اس مناجات میں حاجی امداد اللہ مکی مہاجر علیہ الرحمۃ نے ان سب دیو کے بندوں کے نظریات کو باطل قرار دے دیا جس کی بناء پر یہ خود کو دیوبندی کہتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح انکے (دیوبندیوں) یہاں لفظ یارسول اللہ شرک ہے۔اگر کوئی دیوبندی مولوی کہئے کہ مدد کیلیئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ یا سے پکارنا شرک ہے تو حاجی صاحب نے کیوں پکارا۔اگر اس پر بھی کوئی دیوبندی کہے کہ یہاں حاجی صاحب نے حضور ﷺ کے بارے میں وہ عقیدہ نہیں رکھ کر کہا ہے جو بریلوی رکھتے ہیں تو یہ بتائیے حاجی صاحب نے کہاں لکھا کہ میں یہ عقیدہ نہیں رکھتا جو بریلویوں کا عقیدہ ہے جبکہ سنیوں کو جس بناء پر دیوبندی اندھے مقلد لفظ **یا** پر مشرک قرار دیتے ہیں حاجی امداد اللہ علیہ الرحمہ نے اس کی پوری وضاحت کردی کہ وہ اسی انداز میں لفظ ''**یا**'' کا استعمال کرتے ہیں جس انداز میں عاشقان رسول کی جماعت اور امام اہل سنت کو ماننے والے کرتے ہیں۔یہاں پر حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ نے لفظ **یا** کا استعمال ''مدد'' امداد کیلیئے استعمال کیا ہے اور یہاں تک مشکل کشا بھی حضور کریم ﷺ کو مانا ہے تو کیا دیوبندی اپنے فتویٰ میں حاجی صاحب کو بھی شامل کرتے ہیں جس کی بناء پر یہ جاہل مولوی عوام اہل سنت کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

ہوسکتا ہے کوئی دیوبندی مرید شیطانی یہ جواب دے کہ چونکہ اشعار میں شاعر کے کلام میں لفظ **یا** کا استعمال جائز ہے اور یہاں حاجی صاحب حضور علیہ السلام کے دیدار کیلیئے اور آپ ﷺ کی محبت میں یہ

اشعار کہہ رہے ہیں۔

اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا کہ پہلے آپ مناجات کا لغوی معنی واصطلاحی معنیٰ تلاش کرلیں منافقین کی اندھی تقلید میں جاہلانہ تاویلات صرف کچھ بھولے بھالے عوام اہل سنت کو بہکانے میں کام آسکتی ہیں لیکن اس فتنہ پروری کی کوئی تاویل آخرت میں کام نہ آئے گی۔

مناجات کا لغوی معنی ہے، دعا کرنا اور اسطرح دعا کرنا کہ اپنی عاجزی کو بیان کرتے ہوئے اپنے مالک کی تعریف کی جائے اور دعا کی جائے۔اب یہاں حاجی صاحب کس سے دعا فرمارہے ہیں؟ اگر رسول کریم کی جدائی کا تذکرہ کرتے ہوئے دعا گو ہیں تو سیدھا اللہ رب العزت سے دعا کرنا چاہیئے حاجی صاحب رسول خدا ﷺ سے کیوں فریاد کررہے ہیں جبکہ بقول آپ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دور سے سن نہیں سکتے انکو پکارنا امداد کیلیئے شرک ہے۔تو جب اس نظم کا عنوان ہی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہاں حاجی صاحب اپنی عاجزی کو بیان کرتے ہوئے دعا کررہے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا مان رہے ہیں تو اب دیوبند کے منافقین کے اندھے مقلد جواب دیں کہ یہاں تمہارا نظریہ حاجی صاحب کے نظریہ سے کس طرح میل کھاتا ہے۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ اطہر سے دور سے پکارنا شرک ہے؟

یاد رہے دیوبندیوں کے وہابی ہونے کی ایک وجہ انکا یہ عقیدہ بھی ہے جو کہ سنیوں میں میں کہیں نہیں پایا جاتا ہے اور انکا ایک جاہل مناظر جس نے اپنی ہی جماعت کے ایک بھگوڑے مناظر کی پیروی کرتے ہوئے آج کے اس دور میں خود کو محمد بن عبدالوہاب کا پیروکار کہہ کر نجدیوں (وہ لوگ جو محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار ہیں) کو بھی سنیوں کی جماعت میں شامل کرنا چاہتا ہے۔(ساجد نسبندی دیوبندی پاکستانی) بھی اپنے ان جاہل مولویوں کے اس نظریہ واصول اکابرین اہل سنت کی معتبر کتب سے ثابت کرکے دکھائے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ: فرماتے ہیں ''اور تحقیق ہمارے علمائے کرام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ آپ ﷺ اپنی امت کو دیکھتے اور ان کے احوال و عزائم اور ان کے ارادوں کو جانتے ہیں اور یہ بات آپ ﷺ کے نزدیک بالکل واضح ہے اس میں کوئی پوشیدگی نہیں'' (مواہب۔ ج:۲ باب زیارۃ قبر شریف)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام غزالی کے حوالے سے فرماتے ہیں: فرمایا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ ﷺ پر سلام عرض کرو۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔ (مرقاۃ۔ شرح مشکوٰۃ)

امام غزالی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے ساتھ عالم دنیا میں سیر فرمانے کا اختیار حاصل ہے اور آپ کو کثیر اولیاء کرام نے دیکھا بھی ہے (روح البیان آخر سورۃ ملک)

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ: اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو تم اس طرح کہو'' **السلام علیك ایھاالنبی ورحمة الله وبر کاته**' (شفا شریف ج ۲ ص:۵۲)

اس کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **لانّ روح النبی علیه السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام** اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہوتی ہے (شرح شفاء نسیم الریاض ج:۳ ص:۴۶۴)

اب دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کی سنئے ''نیز مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہئے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید رو گو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہیگا اور ہر وقت شیخ کو

یادر کھے گا تو ربط قلب پیدا ہوجائے گا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہے گا اور جب مرید کو کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اس کو القا کر دے گی'' (امداد السلوک صفحہ ۶۷، ۶۸)

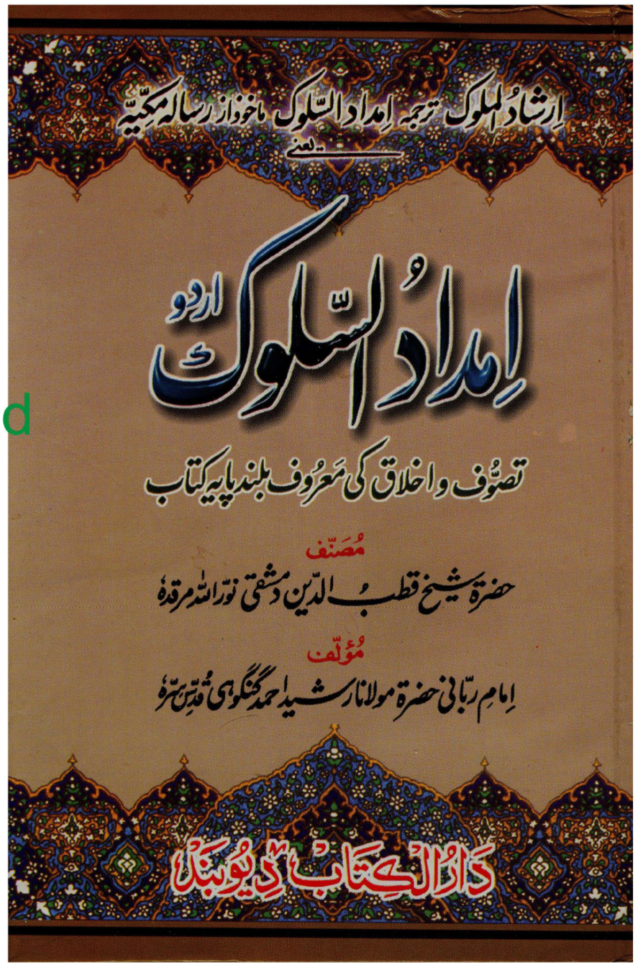
کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالےٰ ان کو دوست رکھتا ہے'۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی ہے کہ یا اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں'۔ اور ایسی مثالیں قرآن مجید و احادیث میں بکثرت ہیں جن سے صوفیہ کا مطلب بخوبی ثابت ہوتا ہے (کہ دوزخ و جنت ہی طمع کی چیز نہیں بلکہ ذات بحت حق تعالےٰ شانہٗ کی مستحق ہے کہ فی حد ذات محبوب ہو اور اسی سے ڈرا جائے) نیز مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیئے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔ جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہیگا

Tahtreek Islahe Aqaid

۶۸

اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے گا تو ربط قلب پیدا ہو جائے گا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہے گا اور مرید کو جب کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبانِ حال سوال کرے گا اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اس کو القا کر دے گی۔ البتہ ربط تام شرط ہے اور شیخ کے قلب سے ربط ہی کے سبب اس کے قلب میں گویائی پیدا ہوگی اور حق تعالےٰ کی طرف راستہ کھل جائے گا اور حق تعالےٰ اس کو ملہم بنا دے گا جس کو شریعت میں محدّث کہتے ہیں (کہ حق تعالےٰ اس کے قلب میں امر حق القاء فرما دے اور کام کا حسن انجام اس طرح دل میں پڑ جائے گویا کوئی کہنے والا کہہ گیا اور اس نے کانوں سے سن کر سمجھ لیا) چنانچہ حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گذشتہ امتوں میں محدّث ہوئے ہیں۔ اگر اس امت میں کوئی محدّث ہے تو عمرؓ ہے'۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قلب کو



یہ ہے خود دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب جن کے نزدیک پیر کی روح ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور مرید اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو پیر کی روح خداوند کریم کے حکم سے ضرور القاء کرے گی ۔اب جب دیوبندیوں کا مولوی خود پیر کیلئے یہ باتیں کہہ سکتا ہے تو دیوبند کے اندھے مقلد کس بناء پر یہ اصول بنائے بیٹھے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے علاوہ کسی اور جگہ سے لفظ یا کا استعمال کرنا شرک ہے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کیلئے پکارنا شرک ہے۔ جبکہ امام غزالی کا نظریہ ہم نے بیان کیا ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ سیر فرماتے

ہیں اور آپ کو کثیر اولیاء کرام نے دیکھا بھی ہے مطلب کثیر اولیاء کرام کا بھی یہی نظریہ تھا کہ نبی کریم ﷺ ہر جگہ آ جا سکتے ہیں تبھی تو اللہ کے نیک بندوں کی اس جماعت نے اس کا مشاہدہ بھی کیا جس کا تذکری خود امام غزالی فرما رہے ہیں۔

اس کے علاوہ امام غزالی و ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اکابرین اہل سنت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی روح مومنین کے گھروں میں موجود ہوتی ہے اور مسجدوں میں بھی موجود ہوتی ہے اس کا مطلب مسجد میں بھی یارسول اللہ کہنا درست ہے اور گھر میں رہ کر یارسول اللہ کہنا بھی درست ہے۔اب دیوبند کے جاہل فارغین کا اصول کہاں گیا۔ہم نے کوئی چودھویں صدی کے مولویوں کا حوالہ یا انکی کتاب کا حوالہ نہیں دیا اپنی بات کو ثابت کرنے کیلئے۔اب دیوبندیوں سے گزارش ہے کہ ذرا اپنی تحقیق کو اپنے جاہل اکابرین سے آگے لے جائیں اور اپنے علم کو رضوی مریدین کی طرح وسعت بخشیں۔ورنہ آج تو تم شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو حق پر مان کر اسے اپنا اکابر شمار کرتے ہو کل غلام احمد قادیانی کو بھی حق مان کر اپنا اکابر شمار کرلو نگے۔

یارسول اللہ کہنا اور اکابرین اہل سنت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ لکھنے والے فرشتوں کے سوا اللہ تعالیٰ نے ایسے ملائکہ مقرر فرمائے ہیں جو درختوں کے ان پتوں کو لکھ لیتے ہیں جو گر پڑتے ہیں بس جب دوران سفر تم میں سے کسی شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اس طرح نداء کرے ''اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے'' (امام بزاز؛ کشف الاستار۔المصنف۔امام ابن ابی شیبہ)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب کوئی شے گم کر بیٹھے اور وہ کسی غیر مانوس جگہ پر ہو تو چاہیئے کہ وہ اس طرح کہے ''اے اللہ کے بندو میری مدد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہوتے ہیں جن کو ہم نہیں

دیکھ پاتے'' یہ نسخہ میرا آزمودہ ہے (حصن حصین۔طبرانی مجمع الزوائد)

ملاعلی قاری رحمہ اللہ علیہ حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ یا عباد اللہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں (اے اللہ کے بندو) سے مراد ملائکہ یا مسلمان جن یا نیک مسلمان مردیعنی اولیاء کرام مراد ہیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

پتہ چلا کہ مدد کیلئے لفظ یا کا استعمال صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین بھی مانتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے لیکن کیا جائے نجد کی پیٹ سے جنم لینے والے اس فتنہ پرور جماعت دیوبند کے اندھے مقلدوں نے سیدھا اپنے جاہلانہ اصول جو کہ سوائے دیوبندی منافقین کے کسی بھی اصول اہل سنت سے نہیں ثابت اس بدعتی اصول کی بناء پر سارے سنی مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ لفظ یا امداد کیلئے استعمال کرنا شرک ہے مطلب انکے نزدیک اب صحابہ بھی مشرک ٹھہرے۔اور ابھی تک کہ سبھی اکابرین اہل سنت بھی مشرک بھی ٹھہرے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام حنفی سنی سے زیادہ کون جانے گا آپ فرماتے ہیں ''جب کسی انسان کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی چیز واپس لوٹا دے تو کسی اونچے مقام پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھے اور نبی کریم ﷺ کو اس کا ثواب ایصال کرے پھر اس کا ثواب سید احمد بن علوان کو ہدیہ کرے اور کہے اے میرے سردار احمد بن علوان اگر آپ میری چیز نہیں لوٹائیں گے تو میں آپ کو ولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے دفتر سے خارج کردوں گا تو اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گمشدہ چیز واپس لوٹا دے گا۔(درمختار ج:۳ باب اللقطہ)

حنفیوں کے معتبر عالم دین وا کابر اہل سنت علامہ شامی نے کیا خوب وضاحت فرمائی ہے یہاں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علامہ شامی کے نزدیک اللہ کے ولیوں کو دور سے مدد کیلئے پکارنا جائز اور انکا مدد کرنا بھی ظاہر ہے۔اب پاکستانی میں موجود دیوبندیوں کا وہ جاہل مناظر ساجد نسبندی جس کو خود شوق ہوا تھا

عقائد علمائے بریلی کو حنفیت سے ثابت کرنے کا تو اب ساجد نسبندی جاہل مناظر کو بھی سمجھ میں آجانا چاہئے کہ جن کے اکابرین میں محمد بن عبدالوہاب نجدی شامل ہو جائے وہ سنی تو دور حنفی بھی نہیں ہوتا بلکہ خارجی ہوتا ہے جیسا کہ خود علامہ شامی نے اس نجدی خبیث کے بارے میں واضح بیان فرمایا ہے لیکن چونکہ ساجد نسبندی اور اسی کی طرح تمامی ہی دیوبندی اندھ بھکتوں نے ابن وہاب نجدی کو اپنا پیرو کار مانا ہے اس لئے اب یہ سنی نہیں بلکہ وہابی جو کہ خارجیوں کی ایک جماعت ہے ان میں انکا شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح انکے اصول بھی انکی طرح جدید ہیں جن کی حد صرف دیوبند کے جاہل اکابرین تک ہی محدود ہوتی ہے۔

از: سعد حنفی

رکن: تحریک اصلاح عقائد